روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۷۷/۴۲ بدھ ۶۔ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ، ۸۔ وفا ۱۳۷۱ ہش، ۸۔ جولائی ۱۹۹۲ء نمبر ۱۵۵

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دعا کی مثال ایک چشمۂ شیریں کی طرح ہے جس پر (صاحب ایمان) بیٹھا ہوا ہے، وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے۔ جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح (صاحب ایمان) کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس دعا کا ٹھیک محل نماز ہے۔ جس میں وہ راحت اور سرور (صاحب ایمان) کو ملتا ہے کہ جس کے مقابل ایک عیاش کا کامل درجہ کا سرور جو اسے کسی بدمعاشی میں میسر آ سکتا ہے ہیچ ہے۔ بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قرب الٰہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا۔ اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جب (صاحب ایمان) کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے۔ تو خدا کو بھی اس پر رحم آجاتا ہے اور اس کا متولی ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۵-۴۶)

ایمان مضبوط ہو تو ہر قربانی خوشدلی سے کی جاتی ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ بدر کے لئے نکلے تو پہلے آپ نے صحابہؓ کو نہ بتلایا کہ آپ جنگ کے لئے جا رہے ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ لڑائی ہو گی۔ زیادہ تر لوگ یہی سمجھ رہے تھے کہ لڑائی نہیں ہو گی۔ مدینہ سے کچھ دور جب آپؐ باہر نکل آئے تو آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ پہلے تو میں نے نہیں بتایا تھا کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے اعلان کرنے کی اجازت نہ تھی۔ لیکن اب میں بتاتا ہوں کہ ہماری کفار سے جنگ ہو گی۔ یہ کہہ کر آپؐ نے صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ تمہاری کیا رائے ہے (۔) اصل بات یہ ہے کہ مدینہ والوں سے آپؐ کا معاہدہ تھا کہ اگر مدینہ کے اندر رہتے ہوئے مسلمانوں پر کوئی فوج حملہ آور ہو گی تو وہ ساتھ دیں گے اور اگر باہر جنگ ہوئی تو وہ ساتھ دینے پر مجبور نہ ہوں گے تو چونکہ یہ انصار سے معاہدہ تھا اور خدا تعالیٰ کے انبیاء معاہدات کی سختی سے پابندی کرتے ہیں۔ اس لئے آپؐ نے صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ ان کی کیا رائے ہے مطلب یہ تھا کہ اگر انصار معاہدہ پر اصرار کریں تو انہیں رخصت کر دیا جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دریافت کیا کہ اے لوگو تمہاری کیا رائے ہے تو یکے بعد دیگرے مہاجرین نے کھڑا ہونا شروع کیا اور کہا یا رسول اللہ ہماری رائے کیا ہے۔ بس چلیئے اور جنگ کیجئے لیکن ہر صحابیؓ جب رائے دیتے کے بعد بیٹھ جاتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرماتے اے لوگو مجھے مشورہ دو اس پر کوئی مہاجر اٹھتا اور کہتا یا رسولؐ اللہ۔ جب جنگ کے لئے خدا کا حکم آچکا تو اب ایک ہی رائے ہے اور وہ یہ کہ ان سے لڑا جائے۔ مگر جب وہ بیٹھ گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرماتے اے لوگو مجھے رائے دو۔ تب انصار میں سے ایک شخص اٹھا اور اس نے کہا یا رسولؐ اللہ ہمارا تو یہ خیال تھا کہ ہمارے بولنے کی ضرورت ہی نہیں مگر ہم سمجھ رہے ہیں کہ شاید آپؐ کی مراد ہم انصار سے ہے کیونکہ مہاجر کے بعد مہاجر اٹھ رہا ہے اور لڑائی کے متعلق اپنی رائے دے رہا ہے مگر آپؐ پھر بھی فرما رہے ہیں کہ اے لوگو مجھے رائے دو۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ شاید آپؐ کا منشاء یہ ہے کہ ہم انصار بولیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ٹھیک سمجھے ہو۔ میری مراد تم سے ہی ہے۔ اس نے کہا یا رسولؐ اللہ شاید آپؐ ہمارے اس معاہدے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جو ہم میں اور آپ میں ہوا تھا کہ اگر مدینہ پر کوئی دشمن حملہ آور ہوا تو ہم آپؐ کا ساتھ دیں گے ورنہ نہیں یا رسولؐ اللہ وہ اس وقت کا معاملہ تھا جب اسلام ابھی ہمارے دلوں میں پوری طرح داخل نہیں ہوا تھا اور اسلامی احکام کی عظمت کو ہم نے پورے طور پر نہیں سمجھا تھا۔ اب آپؐ کو دیکھنے اور

باقی ص ۷ پر

انفاق فی سبیل اللہ کا قبولیت دعا سے تعلق

"انفاق فی سبیل اللہ کا قبولیتِ دعا سے تعلق پیدا کیا گیا۔ فرمایا اگر تم موت سے پہلے پہلے خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ تو پھر تمہاری آخری دعائیں بھی قبول ہو سکتی ہیں لیکن اگر تم موت سے پہلے پہلے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا سلیقہ نہ سیکھو یا اس سے لطف اندوز ہونا نہ سیکھو تو پھر تمہاری موت کے وقت کوئی دعا قبول نہیں ہو گی"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

تعزیت کے پیغامات

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ رقم فرماتی ہیں:-

عزیزہ سیدہ آصفہ بیگم کی وفات پر اندرون اور بیرونِ پاکستان سے بے شمار تعزیتی خطوط اور تاریں مجھے ملیں۔ اسی طرح امراء جماعت اور تمام تنظیمات کی طرف سے انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر بھی قرارداد تعزیت ملیں۔ جن کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔

علاوہ ازیں اندرون پاکستان بہت سے ہمدرد و مخلصین بذات خود میرے پاس تعزیت کے لئے آتے رہے۔ میں ان سب عزیزوں کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام محسن مخلصین اور محبت کرنے والوں کو بہترین جزا سے نوازے۔ اور ان کی بے لوث محبت و خلوص کو بڑھاتا چلا جائے۔ جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی برکت سے ہمیں حاصل ہوئی ہے۔

خصوصی درخواست دعا

محترم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد پروازی صاحب کو سویڈن میں دل کا شدید دورہ ہوا ہے جس کے بعد انہیں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل کر دیا گیا ہے۔ چند دنوں تک ان کے دل کا بائی پاس آپریشن متوقع ہے جملہ احباب سے محترم پروازی صاحب کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اس میں شک نہیں کہ دعاؤں کی قبولیت پہ ہمارا ایمان ہے اور اللہ تعالےٰ نے ان کے قبول کرنے کا وعدہ بھی فرمایا ہے مگر دعاؤں کے اثر اور قبولیت کو توجہ کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۸۔ وفا ۱۳۷۱ہش ۸۔ جولائی ۱۹۹۲ء

جوانمرد کون ہے

امیر ہو یا غریب۔ فقیر ہو یا بادشاہ۔ اللہ کا پیارا ہو یا اللہ کی ذات کا منکر۔ دنیا میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے کہ جس کے حالات ہمیشہ ایک جیسے رہتے ہوں۔ کبھی خوشی ہے کبھی غمی۔ کبھی رنج ہے کبھی راحت۔ کبھی صحت ہے کبھی بیماری۔ کبھی آسائش ہے کبھی کشائش۔ کچھ لوگ ذرا ذرا سی بات پر تلملا اٹھتے ہیں۔ یہ کیا ہو گیا اور یہ کیوں ہو گیا۔ کیا اس مصیبت یا مشکل کیلئے ہم ہی رہ گئے تھے۔ یہ بلا کسی اور پر کیوں نہ پڑی۔ اور اس طرح وہ زندگی کو اور بھی دکھی کر لیتے ہیں۔ اور کچھ لوگ ہر حال میں مطمئن رہتے ہیں۔ جانتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔ یہ بھی جانتے ہیں کہ جن حالات میں سے گذر رہے ہیں ان سے زیادہ تکلیف دہ حالات بھی پیش آ سکتے ہیں۔ اس لئے خدا کا شکر کرتے ہیں اور واویلا نہیں کرتے۔

اور اگر غور کیا جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جو آرام اور سکون کی زندگی بسر کرتے ہیں واقعی آرام اور سکون ہے تو وہ تو ہے ہی۔ اگر نہیں ہے تو وہ حالات کی کنہ کو سمجھتے ہیں اور اس بات میں تسکین پاتے ہیں کہ کل کو یہ حالات بدل بھی سکتے ہیں۔ انکی نظر ہر حال میں خدا تعالیٰ پر ہوتی ہے انہیں توکل کی دولت عطا کی جاتی ہے۔ ابتلاء آئے تو اس کا مقابلہ کرتے ہیں اور خوشی سے کرتے ہیں۔ ابتلاء گذر جاتا ہے تو اور بھی خوش ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے شکر میں اور بھی آگے بڑھتے ہیں۔

ایسے لوگوں کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:

"اصل مردِ میدان اور کامل وہ ہوتا ہے جو ان دونوں قسم کے ابتلاؤں میں پورا اترے بعض اس قسم کے ہوتے ہیں کہ اوامر و نواہی کی رعائت کرتے ہیں جب کوئی ابتلاء مصیبت قضاء و قدر کا پیش آتا ہے تو اللہ کا شکوہ کرتے ہیں۔ ایسا ہی بعض فقیر دیکھے گئے ہیں کہ ہمیں نفس کشی کی اسقدر مشق ہے کہ سارے دن میں صرف ایک مرتبہ سانس لیتے ہیں لیکن وہ ابتلاء کے وقت بہت ہی بودے اور کمزور ثابت ہوتے ہیں۔ قوی وہی ہے جو اعتقاد صحیح رکھتا ہو اعمال صالحہ کرنے والا ہو اور مصائب و شدائد میں پورا اترنے والا ہو۔ اور یہی جوانمردی ہے۔"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر ہمارا فرض ہے کہ ہم جواں مردی دکھائیں۔ ہم میں سے ہر ایک ایسا ہو جو اعتقاد صحیح رکھتا ہو۔ اعمال صالحہ کرنے والا ہو اور مصائب و شدائد میں پورا اترنے والا ہو۔ اے خدا تو ہم سب کو ایسے ہی جوانمرد بنا۔

کون جانے کونسی بات اس کے آڑے آئیگی
کس طرح قدرت اسے رازِ نہاں سمجھائیگی
پشت پر رہتا ہے میری میرا ربِ دو جہاں
"غیر کیا جانے کہ غیرت اسکی کیا دکھلائیگی"

ابوالاقبال

جب نہیں خود انہیں اپنے ہی ستم کا احساس
کیا کریں گے وہ کسی اور کے غم کا احساس

یہ تغافل تو ہے صرف اہلِ وفا سے مخصوص
ورنہ یوں تو ہے انہیں سب کے الم کا احساس

تیر جتنے تیرے ترکش میں ہیں لے کام ان سے
پھر کرا دے گا خدا تجھ کو ستم کا احساس

دامنِ صبر و تحمّل کو وہ چھوڑیں کیوں کر
جن کو اللہ کے ہے فضل و کرم کا احساس

پاسِ خاطر نہیں احباب کا اچھا نہ سہی
کیجیئے اپنے ہی اقرار و قسم کا احساس

منہ کو آتا ہے کلیجہ مرا نامہ پڑھ کر
مدّعی کو بھی ہے اب زورِ قلم کا احساس

کام وہ کر کہ زمانہ میں نہ ہو تو بدنام
کچھ فراست ہے تو رکھ اپنے بھرم کا احساس

صبرِ مظلوم کی ہے قدر فلک پر گوہرؔ
نہ سہی ان کو ہمارے غم و ہم کا احساس

ذوالفقار علی خان گوہر

واقفین زندگی کا آنا عزّت بڑھانے کا موجب ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین چاہئیں۔ ہر ملک سے واقفین زندگی چاہئیں۔

اس سے پہلے بھی ہم تحریک کرتے رہے ہیں اور دوستوں کو اپنے بچے وقف کرنے کی ترغیب دلانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس تحریک پر بعض خاص طبقوں نے اپنے آپ کو وقف زندگی سے بالعموم مستثنیٰ سمجھا ہے۔ چنانچہ عملاً جو واقفین زندگی سلسلہ کو ملتے رہے ہیں وہ زندگی کے ہر طبقے سے نہیں آئے۔ بعض بہت صاحب حیثیت لوگوں نے بھی اپنے بچے پیش کئے لیکن بالعموم دنیا کی نظر میں جس طبقے کو بہت زیادہ عزت سے نہیں دیکھا جاتا یعنی درمیانے درجہ کا جو غریبانہ طبقہ ہے اس میں سے بچے وقف کے لئے پیش ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ اس طبقہ سے واقفین زندگی کا آنا ان کی عزت بڑھانے کا موجب ہے عزت گرانے کا موجب نہیں۔ لیکن دوسرے طبقوں سے واقفین زندگی کا نہ آنا ان کی عزت گرانے کا ضرور موجب ہے۔"

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اتْرُکُوْا اَھْوَاءَکُمْ
تُوْبُوْا وَ اِنَّ اللّٰہَ رَبٌّ اَرْحَمُ

اے لوگو! اپنی حرص و ہوا کو چھوڑ دو۔ توبہ کرو اور خدا غفور و رحیم ہے

رَبٌّ کَرِیْمٌ غَافِرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی
طُوْبٰی لِمَنْ بَعْدَ الْمَعَاصِیْ یَنْدَمُ

رب کریم ہے وہ ڈرنے والے کو بخش دیتا ہے کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو گناہ کے بعد پچھتاتا ہے۔

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوْا اٰجَالَکُمْ
اِنَّ الْمَنَایَا لَا تُرَدُّ وَ تَھْجُمُ

اے لوگو! اپنی موتوں کو یاد کرو۔ جب موتیں آتی ہیں تو واپس نہیں ہوتیں اور ناگاہ پکڑ لیتی ہیں۔

ان اشعار میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ہماری توجہ اس بات کی طرف دلائی ہے کہ ہمیں حرص و ہوا کو چھوڑ دینا چاہیئے اور توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے بخشش کے امیدوار ہونا چاہیئے۔ حضور فرماتے ہیں کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ رب ہے اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ وہ رب ہے اور ہماری درجہ بدرجہ تربیت کرتا ہے اور ہمیں درجہ بدرجہ آگے بڑھاتا ہے اور ایسا کرنے کے لئے اس کا رحم جوش میں آتا ہے حقیقت یہ ہے کہ اگر انسانی زندگی پر غور کیا جائے بلکہ اگر حالات عالم کو سامنے رکھا جائے تو بغیر کسی شک و شبہ کے کہا جا سکتا ہے کہ دنیا میں جتنے جھگڑے پائے جاتے ہیں وہ سب حرص و ہوا کا نتیجہ ہیں۔ لوگ انفرادی طور پر اور قومیں اجتماعی طور پر یہ بھی حاصل کر لینا چاہتی ہیں اور وہ بھی۔ اور اگر ایسا کرنے کے لئے انہیں دوسروں سے کچھ چھیننا پڑے تو وہ اس سے بھی گریز نہیں کرتے نہ افراد ایسا کرتے ہیں اور نہ قومیں۔ کیونکہ قومیں بھی تو افراد ہی سے بنتی ہیں۔ اگر ہم حرص و ہوا کو چھوڑ دیں تو ہم ایسے اطمینان کی زندگی بسر کر سکتے ہیں کہ دنیا میں کسی جھگڑے کو جنم نہ ملے۔

حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بہت زیادہ کرم کرنے والا ہے۔ وہ گناہوں کو بخشتا ہے۔ خاص طور پر ان لوگوں کے گناہوں کو جو اس کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں جو اس سے ڈرتے ہیں۔ یہاں ڈرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ڈرتے اس لئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کر دیں اور اسی بات کے پیش نظر ان کا تقویٰ ان سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ بُرے کاموں سے احتراز کریں۔ اور نیکیاں اپنائیں۔ یہی وہ بات ہے جسے خدا تعالیٰ کا خوف کہا جاتا ہے۔ اور اگر انسان بُرے کاموں سے احتراز کرے اور نیکیاں اپنائے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی خامیاں دُور کر دیتا ہے اور کوتاہیاں معاف کر دیتا ہے۔ لیکن اگر انسان سے گناہ سرزد ہو ہی جاتے تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ ندامت کا اظہار کرے۔ حضور فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو گناہ کرنے کے بعد ندامت کا اظہار کرتا ہے وہ نہایت خوش قسمت ہے کیونکہ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اس کی ندامت کی وجہ سے بخش دیتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ندامت ایک ایسی بات ہے جس سے آئندہ گناہوں کو روکنے میں مدد ملتی ہے۔ اگر انسان یہ سمجھے کہ گناہ دنیا میں سرزد ہوا ہی کرتے ہیں۔ کیا ہوا اگر مجھ سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا تو یہ اسے گناہوں پر حوصلہ دلانے والی بات ہو گی اور گناہوں کی طرف اسے اس رنگ میں مائل کر دے گی کہ وہ کبھی ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ لیکن اگر اس کے دل میں ندامت پیدا ہو تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ وہ آئندہ گناہ نہ کرنے کا اقرار کرتا ہے۔ بلکہ عہد کرتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ نیکیاں کرنے کے لئے اور گناہوں سے بچنے کے لئے اور حرص و ہوا کو ترک کرنے کے لئے انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی موت کو یاد کرے۔ اگر انسان اس بات کو ہمیشہ یاد رکھے کہ اس نے آخر ایک دن اس دنیا کو چھوڑ جانا ہے تو یقیناً اس کے حرص و ہوا بھی کم ہو جائیں گے۔ وہ اپنے گناہوں پر معافی مانگنے کے لئے بھی ہمیشہ تیار رہے گا۔ اور وہ ہر گناہ کے بعد ندامت کا اظہار کرے گا۔

حضور فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ جب موت آتی ہے تو واپس نہیں لوٹتی۔ اس وقت انسان کے دل میں مختلف قسم کے خیال آتے ہیں۔ خاص طور پر اس کے دل میں حسرتیں پیدا ہوتی ہیں کہ کاش میں فلاں بات نہ کرتا اور کاش میں نے فلاں بات کی ہوتی۔ یعنی کاش میں گناہ سے بچتا اور کاش میں نے نیکیاں کی ہوتیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ اگر انسان اپنی موت کو یاد رکھے تو یقیناً اس کے دل میں نیکیاں ہی نیکیاں پھوٹیں گی۔ تمام وہ باتیں جن کو ترک کر دینے کا ان اشعار میں ذکر ہے وہ ان کو ترک کر دیگا اللہ تعالیٰ سے توبہ کی قبولیت کا خواہاں ہو گا۔ اور اپنے گناہوں پر ندامت کا اظہار کر کے ان کی بخشش کا سامان پیدا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ہمیشہ خدا تعالیٰ کے سامنے جھکے رہیں۔ اپنی موت کو ہمیشہ یاد رکھیں اور حرص و ہوا سے احتراز کریں۔ اگر خدانخواستہ ہم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو ہمارے دل میں ندامت پیدا ہو اور اس ندامت کو خدا تعالیٰ کے ہاں ایسی پذیرائی حاصل ہو کہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کر دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

حاکم و محکوم کے حقوق و فرائض

ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:

ہر انسان کے ساتھ کچھ حقوق لگے ہوئے ہیں۔ اور کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں اور یہ لطیف حدیث انہی دو باتوں کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر انسان کسی نہ کسی جہت سے حاکم ہوتا ہے خواہ وہ دوسری حیثیت سے کتنا ہی محکوم ہو۔ ایک شخص جو کسی صیغہ میں ملازم ہے۔ وہ اپنے صیغہ میں اپنے افسر کے ماتحت ہو گا۔ لیکن گھر میں وہ اپنے بیوی بچوں کا حاکم بھی ہو گا۔ ایک عورت اپنے خاوند کے ساتھ محبت کے اعلیٰ مقام پر ہونے کے باوجود انتظامی رنگ میں محکوم ہوتی ہے۔ مگر گھر کے بچوں اور نوکروں پر اور نیز خاوند کے اس مال پر جو عورت کے سپرد ہوتا ہے وہ حاکم بھی ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک بادشاہ سے لے کر غلام تک اور ایک جرنیل سے لے کر سپاہی تک اور ایک گورنر سے لے کر دفتر کے چپڑاسی تک سب اپنے اپنے دائرہ کے اندر حاکم بھی ہیں اور محکوم بھی۔ بادشاہ ساری رعایا کا حاکم ہوتا ہے۔ مگر وہ خدا کا یا دوسرے لفظوں میں قضاء و قدر کے قانون کا محکوم بھی ہوتا ہے اور یہی حال تمام دوسرے افسروں اور ماتحتوں کا ہے کہ وہ ایک جہت سے حاکم ہیں اور دوسری جہت سے محکوم ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق یہ سب لوگ اپنے اپنے دائرہ میں اپنی اپنی رعایا کے متعلق پوچھے جائیں گے کہ انہوں نے اپنے ماتحتوں کا حق ادا کیا یا نہیں؟ حتیٰ کہ جب ہم اس آخری انسان پر پہنچ جاتے ہیں۔ جس کے نیچے بظاہر کوئی محکوم نظر نہیں آتا۔ تو غور کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ دراصل وہ بھی ایک چیز کا حاکم ہے اور یہ چیز اس کا نفس ہے جس پر اُسے کامل اختیار دیا گیا ہے۔ پس اس سے اس کے نفس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ کہ اس نے کہاں تک اس کا حق ادا کیا ہے۔ اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص کو ہوشیار کیا ہے کہ خواہ وہ سوسائٹی کے کسی طبقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ بہرحال وہ کسی نہ کسی حیثیت میں حاکم ہے اور اسے اپنے دائرہ حکومت میں اپنے کاموں کی جوابدہی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

دوسری طرف یہ حدیث لوگوں کے لئے ایک بشارت بھی ہے اور ان کی ہمتوں کو بلند کرتی ہے۔ کہ خواہ اس وقت تم درجہ میں کتنے ہی نیچے ہو تم بہرحال دوسری جہت سے حاکم بھی ہو۔ پس تمہیں خدا کا شکر گزار ہونا چاہیئے۔ کہ اس نے تمہیں اپنی ازلی حکومت کا

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون یسین

بچوں کی شرح اموات

کہتے ہیں کہ انڈونیشیا اور پاکستان میں بچوں کی شرح اموات کا جائزہ لیا گیا تو ایسی ماؤں کے بچے جنہوں نے چار سال تک سکول میں تعلیم حاصل کی ہوئی تھی ایسی ماؤں کے بچوں کی نسبت جنہوں نے کوئی تعلیم حاصل نہیں کی تھی پچاس فیصد کم تھی اسی طرح پندرہ دیگر ممالک کا بھی جائزہ لیا گیا اور جائزہ بھی بار بار لیا گیا حتیٰ کہ چوبیس دفعہ رپورٹیں تیار کی گئیں۔ تو یہی نتائج نکلے۔ یعنی اگر ماں کم از کم چار جماعتیں بھی پڑھی ہوئی ہو تو اس کے بچے زیادہ محفوظ ہوتے ہیں۔ ان پڑھ ماں کے بچے کم محفوظ ہیں۔ اور اس کی نسبت ۵۰ فیصد ہے۔

کینیا میں گذشتہ بیس سال میں جو تعلیم دی جاتی رہی ہے اس کے نتیجے میں شرح اموات میں ۸۶ فیصد کمی آگئی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صرف غیر ترقی یافتہ ممالک میں یہ مشکل نہیں ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں بھی اگر ماؤں کو یہ علم نہ ہو کہ بچوں کی کس طرح حفاظت کی جاسکتی ہے تو شرح اموات زیادہ ہو گی۔ کہتے ہیں کہ امریکہ میں دیکھا گیا ہے کہ جہاں مائیں کم تعلیم یافتہ ہوں ان کے بچوں کی شرح اموات دوسروں سے زیادہ ہے۔ اسی طرح جو مائیں سگریٹ نوشی کرتی ہیں یا شراب پیتی ہیں یا حمل کے دوران منشیات کا استعمال کرتی ہیں ان کے بچوں کو شرح اموات بھی دوسروں سے زیادہ ہے۔

ان سب باتوں سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ ماؤں کی تعلیم نہایت ضروری ہے۔ اور تعلیم میں صرف لکھنا پڑھنا ہی کافی نہیں بلکہ انہیں اس بات کا بھی علم ہونا چاہئے کہ کون کونسی چیزیں ان کے لئے اور ان کے بچوں کے لئے مضر صحت ہیں۔ تاکہ وہ ان سے گریز کر سکیں۔ اور اپنے بچوں کو بیماریوں سے اور بچپن ہی میں موت سے بچا سکیں۔

مصر میں

گذشتہ روز مصری حفاظتی ذرائع نے بتایا کہ جن مشتبہ مسلمان انتہاپسندوں نے چار افراد کو مشین گن کے حملوں سے ہلاک کر دیا تھا۔ دو ہزار سیکورٹی کے افراد جنوبی مصر میں ان کی تلاش میں لگے ہوتے ہیں۔ پولیس اور فوج نے ڈیرڈٹ DAYRUT میں جو آسیوڈ کے صوبے کا ایک شہر ہے۔ سڑکوں پر رد کیں کھڑی کر دی ہیں تاکہ وہ لوگ فرار نہ ہو سکیں وزارتِ داخلہ کے ایک نمائندے نے تو یہ بتانے سے گریز کیا کہ سیکورٹی کے کتنے افراد اس تلاش میں مصروف ہیں صرف یہ کہا کہ آسیوڈ کے صوبے میں تلاش جاری ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ تلاش خاصی گھمبیر ہوتی جا رہی ہے لیکن ان لوگوں کا کوئی پتہ نہیں چل رہا کہ وہ کون تھے اور کہاں سے آئے تھے۔ جو چار افراد مارے گئے ان میں سے دو عیسائی شہری تھے جو تجارت کا کاروبار کرتے تھے اور دو پولیس کے کارکن تھے۔ یہ بھی نہیں پتہ چل سکا کہ ان افراد کو مارنے کا مقصد کیا تھا۔ یہ تو لوگ جانتے ہیں کہ مسلمان انتہا پسند یہ چاہتے ہیں کہ جلد از جلد اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں لیکن ان دو پادریوں اور پولیس کے افسران کا اسلام کے قوانین نافذ کرنے میں کیا ہاتھ ہو سکتا ہے۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ ان کو ہلاک کرنے کا باعث کوئی اور حادثہ ہو جس کے متعلق انہیں یہ خطرہ ہو کہ شائد یہ اس کے چشم دید گواہ ہو کر مشکلات پیدا کریں۔

خواتین کی یونیورسٹی

ایک لمبے عرصے سے خواتین کی یونیورسٹی کے قیام کی بات چل رہی تھی۔ اب سنا گیا ہے کہ پنجاب میں پہلی خواتین یونیورسٹی اگلے سال قائم ہو جائے گی۔ تجویز کے تمام پہلو مکمل کر لئے گئے ہیں اور جولائی میں آخری منظوری کے لئے وزیر اعلیٰ کو پیش کر دئیے جائیں گے۔ یہ بات پنجاب کے وزیرِ تعلیم عثمان ابراہیم نے بتائی۔ وزیر موصوف نے مزید کہا کہ خواتین کی یونیورسٹی کے لئے آج سے چند سال پہلے کام شروع ہوا تھا۔ اور اس کام کا تقاضا عوام الناس کی طرف سے تھا جو یہ چاہتے تھے کہ اسلامی فضا میں لڑکیوں کو تعلیم دی جائے انہوں نے مزید کہا کہ اگلے سال قائم ہونے والی یونیورسٹی زیادہ تر ان مضامین پر زور دے گی۔ جن کا تعلق خواتین سے ہے۔ اب یہ خواتین مکسڈ یونیورسٹیوں میں تعلیم پاتی ہیں۔ جہاں تک اس یونیورسٹی میں داخلے کا تعلق ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ اسکی بنیاد صرف اور صرف میرٹ ہو گی۔ انہوں نے حزب مخالف کے ان اعتراضات کو رد کیا۔ جن میں محکمہ تعلیم پر الزام لگایا گیا تھا۔ کہ وہاں بہت سا گھپلا ہوا ہے۔ امتحانی مراکز میں جو کچھ ہوتا رہا ہے اب اسے ختم کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

نیا اسرائیلی وزیراعظم

اسرائیل میں انتخابات ہوئے تو حکمران پارٹی شکست کھا گئی اور مخالف دھڑے نے یہ انتخاب جیت لئے۔ چنانچہ اب اسرائیل کے نئے وزیر اعظم یزک رابین ہوں گے۔

تنظیم آزادی فلسطین کے ایک افسر اعلیٰ بسام ابو شریف نے کہا ہے کہ وہ اسرائیل کے نئے لیڈر رابین جن کا تعلق لیبر پارٹی سے ہے مشرق وسطیٰ میں امن کے متعلق گفت و شنید کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں مسٹر رابین کو کسی وقت بھی اس سلسلے میں ملنے کے لئے تیار ہوں۔ نہ صرف اپنی حکومت کے سلسلے میں بلکہ اسرائیل اور فلسطینیوں کی آئندہ نسلوں کی بہتری کے لئے بھی۔ یہ بات انہوں نے ریڈیو فرانس سے کہی۔ وہ تیونس میں تنظیم آزادی فلسطین کے مرکزی دفتر سے بول رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ اگر مسٹر رابین فلسطینی لیڈروں سے گفت و شنید کا آغاز کریں تو مسئلہ یقیناً حل ہو جائیگا۔ مسٹر شریف یاسر عرفات کے ایک سینئر مشیر ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مغربی کنارے اور غازہ پٹی میں انتفاضہ کی مہم جو چل رہی ہے۔ یا فلسطینی جو مظاہرے کر رہے ہیں وہ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ وہاں پر اسرائیلی قبضہ ختم

باقی صفحہ ۷ پر

○

اس جہانِ شور و شر میں اِک جہاں پیدا کریں
ہاں نیا ہی عالمِ کون و مکاں پیدا کریں

پھونک دیں "تعمیرِ نَو" کے جو خس و خاشاک کو
سوزِ مستی سے کچھ ایسی بجلیاں پیدا کریں

سازِ فطرت کے ترنم سے کریں جو روشناس
گلشنِ ہستی میں ایسے نغمہ خواں پیدا کریں

تا بکے ابرِ بہاری کے رہیں ہم منتظر
قطرۂ شبنم سے بحرِ بیکراں پیدا کریں

عالمِ بے کیف بھی جنّت نشاں آئے نظر
وہ نگاہِ شوق میں رنگینیاں پیدا کریں

ہوں اگر مقصودِ اسرار و رموزِ کائنات
مہر و ماہ و مشتری سے رازداں پیدا کریں

جس جگہ خالدؔ نہ ہو حرص و ہوس کا نام تک
وہ زمیں پیدا کریں، وہ آسماں پیدا کریں

چوہدری محمد شریف خالدؔ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد آرچرڈ۔ ترجمہ محمد زکریا ورک

کائنات میں خدائی طاقتوں کا ظہور

قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے "کیا تم اس خدا کے بارہ میں شک کرتے ہو جو کہ زمین و آسمان کا بنانے والا ہے۔"

قارئین میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ کسی اندھیری رات باہر کھلے آسمان کے نیچے پیدل چلیں اور دیکھیں کہ روشنی کی کتنی شمعیں آسمان کی زینت ہیں آپ دیکھیں گے کہ یہ کائنات کا صرف چھوٹا سا کونا ہے جب کہ اس کی وسعت اور اس میں مخفی عجائبات ہمارے ادراک سے بالا ہیں۔ ہم جتنا کائنات کے رازوں اور عجائبات پر غور کرتے ہیں اتنا ہی زیادہ اس میں خدا کی لاتعداد قدرتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ ستاروں بھری رات خدا کو یاد کرنے کے لئے ایک نہایت ہی موزوں موقعہ ہے۔

ہماری کائنات خلاء کے ایک وسیع سمندر میں بسی ہوئی ہے۔ ہم جتنا زیادہ رات کو آسمان کی گہرائیوں پر نظر دوڑاتے ہیں اتنا ہی زیادہ اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ خلاء نہ ختم ہونے والی چیز ہے وجہ یہ ہے کہ درحقیقت خلاء کچھ بھی نہیں یہ کچھ نہ ہونے کا نام ہے چونکہ یہ کچھ نہیں اس لئے اس کی کوئی حد بھی نہیں۔ یہ بغیر حدود کے ہے۔ اگر خلاء کی کوئی حد ہوتی۔ تو پھر کہیں نہ کہیں ختم ضرور ہوتی۔ اور اگر ختم ہو بھی جاتی تو اس کی آخری حد پر کیا ہوتا؟ یا تو اس کی آخری حد پر ضرور کچھ ہوتا یا بالکل کچھ نہیں۔ اگر کچھ ہے تو پھر یہ کچھ جگہ گھیرے ہوئے ہے۔ اور اگر کچھ بھی نہیں تو خلاء کی آخری حد پر ہم ابھی پہنچے نہیں۔ جوں جوں ہم اس حقیقت پر غور کرتے ہیں۔ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا لافانی ہے۔ اور نہ ختم ہونے والا ہے۔

ہماری توجہ اس بات کی طرف بھی مبذول ہوتی ہے۔ کہ روح کی زندگی بھی لافانی ہے۔ یہ ایک درجہ سے دوسرے درجہ کی طرف ترقی کے راستہ پر مسلسل گامزن ہے۔ تصور سے بالا کائنات۔

اگرچہ کائنات کی اپنی حدود ہیں مگر اس کی کار عجیب اور وسعتوں کی گہرائی انسانی سمجھ سے بالا ہے۔ خلاء کے برعکس مادہ کے لئے یہ ناممکن ہے کہ وہ بغیر حد کے ہو۔ خلاء کی گہرائیوں میں دور کہیں سب سے دور مقیم سیارہ ہے جو بڑے سے بڑے سائنسی آلات جو کہ کائنات میں تلاش کے لئے استعمال ہوتے ہیں اس کی پہنچ سے بھی باہر ہے۔

ستاروں کے درمیان فاصلہ اور ہم سے ان کا فاصلہ اتنا زیادہ ہے کہ اس فاصلے کو میلوں میں گننا ناممکن ہے۔ یہ فاصلہ نوری سالوں میں گنا جاتا ہے۔ یہ بات ہر کوئی جانتا ہے کہ روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ سفر کرتی ہے اور ہم سے قریب ترین ستارہ سوا چار نوری سالوں کے فاصلے پر ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ روشنی کو اس ستارہ سے ہماری دنیا تک آنے کے لئے سوا چار سال لگتے ہیں۔ میلوں میں اگر حساب لگائیں تو وہ قریباً پچیس ملین میل کا فاصلہ بنتا ہے۔ اتنے بڑے فاصلہ کو ذہن میں لانے سے ہمارے دماغ پر بوجھ پڑتا ہے لیکن یہ فاصلہ ان ستاروں کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ جو کائنات کے دور کونوں میں جگمگا رہے ہیں

دنیا میں اس وقت عظیم الشان دوربین ہے جو ایسے ستاروں کے جھرمٹ کو دیکھ سکتی ہے۔ اور ان کی تصویر بنا سکتی ہے۔ جو چار ہزار ملین نوری سال کے فاصلے پر ہیں۔ اور اب ایسی ریڈیو ٹیلی سکوپ بھی موجود ہے جو چھ ہزار ملین نوری سال سے تعلق پیدا کر سکتی ہے۔ یہ ٹیلی سکوپی فاصلے یقیناً ہمارے دماغوں کو چکرا دیتے ہیں۔

ستاروں بھرے آسمان کی طرف ہم جو نگاہ دوڑاتے ہیں اور دنیا کے عجیب عجیب رازوں پر غور کرتے ہیں تو ہمارا ذہن اللہ تعالیٰ کی اس صفت کی طرف جاتا ہے کہ اللہ لطیف ہے یعنی تصور میں نہ آنے والا۔

سورج ہر وقت چمکتا ہے۔ لیکن رات کے وقت نظر نہیں آتا۔ کیونکہ یہ زمین کے اس حصے کی طرف ہوتا ہے جسے ہم دیکھ نہیں سکتے۔ بہر حال رات کے وقت بھی ہم اس کی روشنی چاند اور دوسرے سیاروں میں منعکس ہوتی دیکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ بھی اسی طرح اپنے نیک اور صالح بندوں کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے یہ برگزیدہ بندے خدا کی روشنی کو اسی طرح منعکس کرتے ہیں جس طرح چاند اور دوسرے سیارے سورج کی روشنی کو منعکس کرتے ہیں۔۔۔۔

وینس سیارہ زمین سے قریب ترین سیارہ ہے اور دوسرے سیاروں کی نسبت زیادہ چمکتا ہے ہم جوں جوں اس چمکدار سیارہ پر نظر دوڑاتے ہیں ویسے ویسے ہم خدا کی صفات میں مگن ہو جاتے ہیں کیونکہ یہی صفات خدا کے نیک بندوں میں بھی عیاں ہوتی ہیں۔ ہمیں بار بار یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ خدا کی صفات کے نور کو ہمیں اپنے عمل قول اور سوچ کے ذریعے اپنی زندگیوں میں پھیلانا چاہیئے۔ ہمیں کائنات کی روشنی میں مرقع ہونے کی خواہش کرنی چاہیئے اور نیکی کے عطر اور خوشبو کو اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے جو کہ دنیا کے قیمتی ترین عطروں سے زیادہ خوشگوار عطر ہے۔

وہ لوگ جن میں ایسا روحانی نور پایا جاتا ہے وہ دوسروں میں جن میں ایسا نور ہوتا ہے۔ جلد پہچان لیتے ہیں۔ ایسے روحانی نور میں زبردست مقناطیسی قوت ہوتی ہے۔ جو ایک جیسی شخصیتوں والے افراد کو آپس میں ملا دیتی ہے۔ لوگوں کے ہجوم میں اگر دو ایسے اشخاص موجود ہوں تو وہ جلد ہی ایک دوسرے کی طرف بے اختیار کھچے چلے آئیں گے جس سے یہ مقولہ سچ ثابت ہوتا ہے کہ کند ہم جنس باہم جنس پرواز۔

سورج ہمارے شمسی نظام کا مرکزی نقطہ ہے۔ زمین پر زندگی کا سارا انحصار سورج کی حرارت پر ہے اگر سورج نہ ہوتا تو اس کرہ زمین پر زندگی کا کوئی نام و نشان نہ ہوتا۔ زمین سورج کے بغیر گویا ایک محرک گیند ہوتی جو خلاء میں گھومتی رہتی۔ یہی حال دوسرے سیاروں کا ہوتا۔ شائد وہ کسی دور ستارہ کا سٹلائٹ بن جاتے۔ سورج اس کے گرد موجود سیاروں کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے مگر سیارے اس کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ سورج شمسی نظام کا مرکزی نقطہ ہے۔ اسی طرح خدا تعالے بھی اس کائنات کا مرکزی نقطہ ہے۔

جس طرح سیاروں کا انحصار سورج پر ہے اسی طرح ہر چیز کا انحصار خدا پر ہے۔ اور جس طرح سورج سیاروں پر منحصر نہیں۔ اسی طرح خدا کسی دوسری چیز پر منحصر نہیں۔ ہمارا شمسی نظام یہ حقیقت بہت وضاحت سے بیان کرتا ہے۔ اور قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے نہ اس کو کسی نے جنم دیا ہے اور نہ اس نے کسی کو جنم دیا۔

سورج کی ماہیت دوسرے سیاروں کی نسبت جو اس کے گرد گھومتے رہتے ہیں بہت مختلف ہے۔ سیارے بڑے بڑے پتھروں اور دھاتوں سے بنے ہیں جب کہ سورج جلنے والی گیس سے بنا ہوا ہے۔ یہ حقیقت ہمیں بتلاتی ہے کہ خدا بھی اپنی مخلوق سے مختلف ہے۔

نظام شمسی میں سورج ہی وہ واحد چیز ہے جو اپنے لئے روشنی خود ہی پیدا کرتا ہے۔ دوسرے سیارے صرف اس کی روشنی کو منعکس کرتے ہیں اسی طرح تمام نور اللہ تعالیٰ سے پیدا ہوتا ہے اور اس کی مخلوق کے ذریعے منعکس ہوتا ہے

آپ کا خط ملا

مکرمہ جمیلہ بشریٰ طاہر کراچی سے لکھتی ہیں:۔

کچھ دن پہلے الفضل میں مولوی ساقی صاحب کی وفات کی خبر پڑھ کر بہت ہی شاک لگا۔ ایک دم سے دماغ ماؤف سا ہو گیا یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ یہ خبر صحیح ہے۔ بہر حال ایسی خبروں کا یقین کرنا ہی پڑتا ہے۔ یہ خبر پڑھتے ہی بچپن کا وہ سارا وقت ذہن میں آگیا۔ جب وہ ہمارے ساتھ نائیجیریا میں رہا کرتے تھے۔ پردیس میں اپنے ہم ملک پھر اس سے بڑھ کر احمدی۔ اپنے رشتہ داروں کی طرح ہی ہوتے ہیں۔ مولوی ساقی صاحب کا تعلق تو ہمارے ساتھ ایک فیملی ممبر کی طرح تھا۔ آپ کے ساتھ بہت سال کام کرنے کی وجہ سے آپس میں UNDERSTANDING بھی بہت تھی۔ مجھے یاد ہے اقبال کے ساتھ تو ان کی بہت دوستی تھی۔ لندن میں انور اور اظہر بھی ان کے بہت قریب رہے ہیں مجھے ابھی ابھی یاد آیا ہے کہ مولوی ساقی کی میری پورٹ سے شادی کا انتظام ربوہ میں پیاری پھوپھو جی نے کیا تھا۔ اس طرح انکے ساتھ ہماری ساری فیملی کا تعلق رہا ہے۔ مولوی ساقی صاحب کے ساتھ نائیجیریا میں ہمارا بہت ہی اچھا وقت گذرا ہوا ہے اس اچھے وقت کا اندازہ صرف وہ لوگ ہی لگا سکتے ہیں۔ جو اپنے ملک سے دور بہت سال اپنے اپنے رشتے داروں سے الگ رہے ہوں۔ مولوی ساقی صاحب نے نائیجیریا میں بھی بہت سال دین کی خدمت

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال

کُتّا۔ ایک وفادار جانور

کتا۔ چوپائے کی ایسی نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ جو گوشت خور اور دودھ پلانے والی ہے۔ یہ نسل جگالی نہیں کرتی۔ اس کا خاندان اغلباً جنگلی گوشت خور جانوروں کی مختلف قسموں سے مخلوط ہے۔ گیدڑ، لومڑی اور بھیڑیے سے بہت ملتا جلتا ہے۔

یہ جانور اب تمام تر پالتو اور گھریلو حالت میں ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب یہ خالص گوشت خور جانور نہیں رہا۔ روٹی، دودھ وغیرہ بڑی رغبت اور نہایت شوق سے پی لیتا ہے اس کے باوجود اس کے دانت چیر پھاڑ اور شکار کے ڈھب ہی کے ہیں

یورپ میں کتوں کی نسل کشی اور پرورش کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔ کتے پالنا ایک فن سمجھا جاتا ہے۔ جسے علم کی حیثیت بھی دی جا چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس فن اور علم کے متعلق بازار میں بے شمار کتب دستیاب ہیں۔

کتا عموماً دنیا کے ہر ملک میں پایا جاتا ہے۔ ویسے مختلف ممالک میں اس کی چھ بڑی قسمیں ہیں۔ جن میں آگے چل کر ہر ایک کی بے شمار اصناف ہیں۔ ذیل میں ان چھ بڑی قسموں کا ذکر مختصر طور پر کیا جاتا ہے۔

۱۔ وُلف ڈاگ وُلف کے معنی بھیڑیے کے ہیں۔ اور ڈاگ کے معنی کتا دونوں الفاظ انگریزی زبان کے ہیں۔ لہٰذا وُلف ڈاگ کے معنی یہ ہوں گے کہ بھیڑیے کی شکل کے کُتے۔ ان میں ذیل کی نسلیں شامل ہیں۔

۱۔ پورڈل۔ ۲۔ اسکیمو۔ ۳۔ نیوفونڈ لینڈ ۴۔ شیپ ڈاگ یعنی گلہ بان کتے۔ باڑے اور اور ریوڑ وغیرہ کی دیکھ بھال اور نگرانی کرنے والے کتے۔ ۵۔ سینٹ برناڈ۔ یہ قسم برف باری میں انسانوں کی جان بچانے میں بڑی ماہر اور مشاق ہوتی ہے۔ برفانی علاقوں میں اس سے گاڑی میں جوتنے کا کام لیا جاتا ہے۔

۲۔ ریوڑ کے نگہبان کُتے اس نسل میں تمام شکاری کتے شامل ہیں۔

۳۔ ہاؤنڈ اس نسل کو صرف شکار کے لئے پالا جاتا ہے۔ گویا بڑے شکاری کتے یعنی لومڑی و خرگوش کا شکار کرنے والے کتے شامل ہیں۔

۴۔ کرزن

۵۔ پستے چھوٹے کُتے یہ کُتے بہت چھوٹے چھوٹے اور کئی قسم کے ہوتے ہیں اور بعض حالتوں میں ان کے بدن پر لمبے لمبے بال ہوتے ہیں۔ ان میں پینیئر۔ سپینیل۔ پستہ وغیرہ سب شامل ہیں۔ اس قسم کی نسل میں سے ایک اور قسم ٹائے ڈاگ (TOY DOG) جسے کھلونا کتا بھی کہا جاتا ہے۔ یہ قسم دیکھنے میں بہت خوبصورت اور بھلی معلوم ہوتی ہے۔ السیشن کُتا سب کتوں سے قیمتی ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ حفاظت اور وفاداری میں بے مثال ہوتا ہے

۶۔ اسٹفا اس قسم میں بل ڈاگ یعنی چوڑے منہ والے تمام کُتے شامل ہیں۔ یہ کتے دراصل پہاڑی ہوتے ہیں۔ اور دوسرے کتوں سے لڑنے کے کام بھی آتے ہیں۔

ہمارے ملک میں کتوں کی مشہور اقسام جھازی، تازی، لپتہ اور گدی ہیں۔ گدی کُتا بہت بڑا ہوتا ہے۔ جو عموماً خانہ بدوش لوگوں کے پاس دیکھا جاتا ہے۔ جھازی اور تازی قسم کے کتے عموماً وہ زمیندار پالتے ہیں جنہیں شکار وغیرہ کا شوق ہوتا ہے۔

کُتا بڑا وفادار جانور ہے۔ اس کی وفاداری میں کسی کو شک نہیں ہونا چاہیئے۔ خصوصاً اپنے مالک کی وفاداری اور اطاعت میں اسکی مثال نہیں ملتی اس کا نظارہ خاکسار نے اپنے تجربہ میں خود مشاہدہ کیا ہے۔ میں نے ایک کتا پال رکھا ہے۔ بہت وفادار ہے۔ ایک دن کی بات ہے کہ میں اپنے مکان کے باہر گلی میں کھڑا تھا کہ میرے پڑوسی سے ایک دوست عید ملنے کے لئے آئے وہ میرے بھی اچھے واقف اور دوست تھے۔ وہ پڑوسی سے ملنے کے بعد مجھے عید ملنے لگے تو جب وہ مصافحہ کے بعد معانقہ کرنے لگے تو میرے کتے نے جو پاس ہی کھڑا تھا۔ سمجھا کہ شاید یہ شخص میرے مالک سے لڑنے لگا ہے تو وہ فوراً میرے دوست کی ٹانگ پر کاٹنے کے لئے لپکا۔ خدا نے فضل کیا اور دوست کو کوئی زخم نہیں آیا۔ اسی ضمن میں ایک اور واقعہ کا ذکر کرتا ہوں جو کبھی سکول کی تعلیم کے دوران پڑھا تھا۔ واقعہ کچھ یوں ہے۔ کہ کسی جنگل میں ایک امیر آدمی رہتا تھا۔ اسکی رہائش ایک بنگلہ میں تھی۔ چوکیداری اور حفاظت کی غرض سے اس نے ایک نہایت اعلیٰ نسل کا کتا پال رکھا تھا۔ ایک دن وہ کسی ضروری کام کے لئے گھر سے باہر گیا تو وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو کمرے میں سوتا ہوا چھوڑ گیا۔ اسی اثناء میں ایک بھیڑیا آیا جو اس کے بچے کو کھانے کیلئے اٹھا کر لے جانا چاہتا تھا۔ جونہی بھیڑیا بچے کے کمرے میں داخل ہوا تو کتے نے اس کا خوب مقابلہ کیا اور آخر کار لڑتے لڑتے اسے مار دیا۔ کچھ دیر بعد جب مالک آیا تو اس نے کتے کا منہ لہولہان دیکھ کر خیال کیا کہ ہو نہ ہو اس نے میرے بیٹے کو کھایا ہے۔ یہ خیال آتے ہی اس نے بندوق کی گولی سے کتے کو ٹھنڈا کر دیا۔ پھر جب وہ بچے کے کمرے میں داخل ہوا تو اسے بالکل صحیح سلامت پایا اور پاس ہی ایک بھیڑیا مرا ہوا دیکھا۔ یہ نظارہ دیکھ کر اسے کتے کی وفاداری کا علم ہوا اور جلد بازی میں اسکی جان لینے کا اسے بہت دکھ اور افسوس ہوا۔ یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ کُتا اپنے مالک کا کتنا وفادار ہوتا ہے۔ کتا ایک ایسا جانور ہے جو اگرچہ اپنے مالک کا بہت وفادار ہوتا ہے۔ لیکن اپنے ہم جنس کا بیری ہوتا ہے۔ جیسے یہ محاورہ بھی آپ نے پڑھا ہوگا کہ "کتے کا کتا بیری ہوتا ہے"۔

یہ بات درست اور حقیقت پر مبنی ہے کیونکہ عموماً دیکھنے میں بھی آیا ہے کہ جونہی کسی کتے نے دوسرے اجنبی کتے کو دیکھا۔ فوراً غرانا اور بھونکنا شروع کر دیا۔ پھر اس سے لڑنے بھڑنے کا سلسلہ اس وقت تک جاری رکھا جب تک اپنے تین چار ساتھیوں کے ہمراہ اکیلے غریب کی خوب مرمت نہیں کر دی یا اس کا کچومر نہیں نکال دیا۔ قبل ازیں میں اپنے کتے کی وفاداری کا کچھ ذکر کر چکا ہوں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کا بھی ذکر کیا جائے کہ اسے میں نے کہاں سے اور کن حالات میں حاصل کیا۔ مختصراً تحریر ہے کہ اڑھائی سال قبل خاکسار ایک دن دوائی لینے کے لئے فضل عمر ہسپتال گیا تو جنریٹر روم سے کچھ فاصلے پر ایک آدمی کو ایک بوتل کے ساتھ پانچ پلوں کو دودھ پلاتے ہوئے دیکھا۔ پوچھا کہ ان کی ماں (کتیا) کہاں ہے؟ بتایا کہ اسے کسی نے مار دیا ہے تو میں خدا ترسی کے طور پر روزانہ صبح شام ان پلوں کو دودھ پلاتا ہوں۔ خاکسار بہت حیران ہوا۔ پھر میں نے ایک پلے کو اٹھایا اور گھر لے آیا اور کچھ عرصہ بوتل سے دودھ پلاتا رہا۔ اب وہ اس قابل ہو چکا ہے کہ گھر اور گلی کی حفاظت کر سکے۔

کتا بعض ممالک میں پاسبانی کے علاوہ گاڑیوں میں بھی جوتا جاتا ہے۔ اسکی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس کو پسینہ بالکل نہیں آتا۔ جب سخت گرمی ہو تو زبان باہر لٹکا دیتا ہے۔ جس سے پسینہ کی رال ٹپک ٹپک کر باہر گرتی رہتی ہے۔ سرد ممالک کے کتے گرم ممالک میں مشکل سے جانبر ہو سکتے ہیں۔ ان کی پرورش کیلئے خاص انتظام کرنے پڑتے ہیں۔

کتیا ایک جھول میں ۵ سے ۹ بچے دیتی ہے۔ جو عموماً ۶۳ دن یعنی دو ماہ تین دن بعد پیدا ہوتے ہیں۔ تین دن تک ان کی آنکھیں بند رہتی ہیں۔ یہ بچے دو سال بعد پورے جوان ہو جاتے ہیں۔

عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ گھروں میں کتے رکھتے ہیں مگر ان کی پرورش میں پورا خیال نہیں رکھتے اور نہ ہی اس طرف توجہ دیتے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اگر گھر میں حفاظت کی غرض سے کتا رکھا جائے تو اس کے سونے کی جگہ گرم ہونی چاہیئے۔ جہاں ہوا کے جھونکوں کا گذر نہ ہو۔

انسان کے اس وفادار دوست کو جس قدر بیماریاں یا تکالیف ہوتی ہیں وہ محض اس معاملے میں غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے ہوتی ہیں، گویا بڑی وجہ غفلت ہے۔ کتے کی صحت برقرار رکھنے کے لئے اسے ورزش کرانے کی ضرورت ہے۔ اگر کتا مستقل طور پر گھر ہی رہتا ہے تو کم از کم دن میں اسے دوڑانے کے لئے ایک بار ضرور باہر لے جانا چاہیئے۔ کھانے کو بھی کافی خوراک دینی چاہیئے لیکن حد سے زیادہ نہیں۔ کیونکہ یہ جانور حد سے زیادہ لالچی ہوتا ہے۔ کتے کو غلاظت اور کوڑا کرکٹ پر منہ مارنے سے روکنا چاہیئے۔ گوشت بھی کافی مقدار میں اسے کھلانا چاہیئے۔ اسکی مناسب خوراک یہ ہے کہ گوشت کے شوربے میں جو یا پسے ہوئے بسکٹ ملا کر کھلائے جائیں۔ ویسے سخت بسکٹ ہاضمے میں مدد دیتے ہیں کیونکہ یہ دانتوں کی صفائی میں ممد اور معاون ہوتے ہیں۔ ہفتہ میں کم از کم دو مرتبہ یہ خوراک دینی چاہیئے۔ صاف پانی کافی مقدار میں پلانا چاہیئے۔ اسے ہفتہ میں ایک دفعہ یا ہر دو ہفتہ کے بعد باقاعدہ نہلانا بھی چاہیئے۔

حکم ماننا کتوں کا ایک لازمی وصف ہے شروع سے ہی انہیں مالک کی اطاعت کرنا سکھانا چاہیئے۔ اگر ڈھیل یا نافرمانی کی عادت پڑ جائے تو پھر اس کی یہ عادت پختہ ہو جاتی ہے۔ اور اس پر غالب آنا مشکل ہو جاتا ہے۔

بعض لوگ کتوں پر وحشیانہ سختی کرتے ہیں جو ٹھیک نہیں ہے۔ لہٰذا کتے پر وحشیانہ سختی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور نہ اس پر زور زبر سے چلانا چاہیئے۔ اسکے مقابلہ میں نرمی اور پچکار زیادہ مؤثر ہے۔ یعنی مارپیٹ کی بجائے پیار سے کام لینا چاہیئے۔ کتا فطری طور پر انسان سے محبت کرتا ہے۔ ایک دفعہ اگر اسے مالک سے پیار ہو جائے تو وہ جبلّی طور پر اس کی اطاعت کرنے لگتا ہے۔ لہٰذا کتے پالنے والوں کو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے۔

کتا ایک مفید اور منفعت بخش جانور ہے مداری اسے کھیل تماشے میں اس کے کرتب لوگوں کو دکھا کر ان کا دل خوش کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی روزی کماتے ہیں۔ نیز سرکس اور تھیٹر میں بھی کتوں کے کرتب دکھائے جاتے ہیں۔ بعض لوگ دوڑ اور لڑائی کی غرض سے

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چھوٹی سی بات

مکرم محمود احمد ناصر ذاکر لاہور سے لکھتے ہیں :-

"اے عزیز طالب علمو! جب آپ بازار سے کوئی نیا پین یا پنسل وغیرہ خریدتے ہیں تو دکان پر یا گھر آ کر پین میں سیاہی بھر کر اسے چلا کر چیک کرتے ہیں آیا پین ٹھیک لکھتا ہے یا نہیں تو آپ دوستوں کو یہ بات کہنی چاہتا ہوں کہ آپ بجائے اس کے کہ لائنیں لگائیں یا کچھ اور لکھیں اگر اس کی جگہ آپ خدا کا نام لکھیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کے پین میں برکت دیگا۔ آپکو ثواب ہو گا۔ اور آپکے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھے گی۔ کتنی چھوٹی سی بات ہے۔ ایک پین آپ نے خریدا ہے اور عام طور پر لوگ پین خرید کر جب اسے ٹیسٹ کرتے ہیں تو یونہی کاغذ پر لائنیں لگاتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن آپ اگر ان لائنوں کی بجائے اللہ تعالیٰ کا نام لکھیں تو آپکو ثواب ہوگا"

ہم مکرم محمود احمد صاحب ناصر کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اتنی اچھی بات عزیز طالب علموں کو بتائی ہے۔ اس سے ہمیں یاد آگیا کہ قادیان میں ایک دفعہ کبڈی دیکھتے ہوئے ایک نوجوان نے غالباً ابھی وہ نوجوانی کی عمر میں بھی داخل نہیں ہوئے تھے۔ اس خیال کا اظہار کیا کہ کوڈی کوڈی کہنے کی بجائے اگر اللہ اللہ اللہ کہا کرو تو کتنا اچھا ہے۔ یہ بات انہوں نے مجھ سے کہی اور مجھے اس کا اتنا لطف آیا کہ میں نے سمجھا کہ اگرچہ یہ شخص خود کبڈی تو نہیں کھیلتا اور کبھی کوڈی کوڈی کی بجگہ اللہ اللہ نہیں کہے گا لیکن اس کا خیال کتنا پاکیزہ ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی نیت کا اسے ثواب دے گا۔ باتیں بعض ہوتی تو چھوٹی چھوٹی ہیں لیکن ان کے نتائج خاصے بڑے ہوتے ہیں۔ آپ بھی ہمیں ایسی کوئی بات لکھئے اللہ تعالیٰ آپ کو اس بات کے لکھنے کا بھی اجر دے گا۔ اور دوسرے دوستوں کو بھی اس کا فائدہ ہوگا۔ شکریہ۔

اگر الفضل میں کوئی غلطی دیکھیں تو ہمیں اطلاع دیں۔ (ادارہ)

بوسنیا کی امداد

گذشتہ روز فرانس کے صدر چپکے چپکے بوسنیا کے دارالخلافہ سرائیوو پہنچ گئے ان کا مقصد یہ تھا کہ سرائیوو سے سرب لوگوں کو ہٹا کر بوسنیا کے لوگوں کے لئے اشیاء خورد و نوش بھجوائی جائیں اگرچہ یورپی برادری نے اس خیال کا اظہار کیا کہ اگر وہ دوسرے دیگر ممالک سے بات کرنے کے بعد وہاں جاتے تو زیادہ بہتر تھا۔ لیکن بہر حال فرانس کے صدر نے جو مناسب سمجھا وہ کیا اور اب وہاں پر ایک جہاز سات ٹن دوائیں لے کر پہنچ گیا ہے۔ کہتے ہیں ایک اور جہاز ایک دو روز میں اور تین جہاز اس کے بعد وہاں پہنچائے جائیں گے۔ اپنے دورے کے بعد فرانس کے صدر نے یورپی کمیونٹی کے ممالک سے کہا ہے کہ امدادی سامان لیکر پہنچانے میں وہ بھی اس کا ساتھ دیں۔

اگرچہ شروع میں تو یورپین کمیونٹی نے ان کا وہاں اس طرح جانا پسند نہیں کیا تھا۔ لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ انسانی ہمدردی کے نقطے وہ فرانس کی کوششوں کو سراہتے ہوئے سامان وہاں پہنچانے میں اس کا ضرور ساتھ دیں گے۔ فرانس کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطرس غالی سے بھی رابطہ رکھے ہوئے ہیں اور انہیں اس بات کی تلقین کر رہے ہیں کہ ایک سفارتی مشن وہاں بھجوایا جانا چاہیئے انہوں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ اب جب کہ وہاں سامان جانا شروع ہو گیا ہے امید ہے کہ اس کار خیر کو اقوام متحدہ سنبھال لے گی۔ یورپین کمیونٹی کے رہنماؤں نے سرب سے کہا ہے کہ وہ اپنے تمام سپاہیوں کو وہاں سے ہٹا لے۔ اسی طرح اقوام متحدہ نے بھی اس ارادے کا اظہار کیا ہے کہ جب تک وہاں ایک سرب بھی موجود ہے اقوام متحدہ کا جھنڈا نہیں لہرایا جائے گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ وہاں سے تمام کے تمام سربیا کے فوجی واپس بلا لئے جائیں۔ (اب اقوام متحدہ نے بھی امدادی سامان پہنچانا شروع کر دیا ہے

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

درخواست دعا

مکرم قمر احمد صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب اور مکرم لطیف احمد صاحب طالب والاپل کے قریب کار کے حادثے میں زخمی ہو گئے۔ مکرم قمر احمد صاحب شدید زخمی ہیں اور لاہور میں ہسپتال میں داخل ہیں۔ مکرم لطیف احمد صاحب فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اپنی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے مناسب اور متوازن اور صحت مند غذا کھانا خدا تعالیٰ سے ثواب کو حاصل کرنا ہے۔ بشرطیکہ نیت یہ ہو کہ ہم خدا کی خاطر اس کی رضا کی طلب میں اس کی اطاعت میں خرچ کر رہے ہیں۔
(حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب)

بقیہ : ص۱ سے آگے

اور آپ کے پاس رہنے سے ہم نے سمجھ لیا کہ اسلام کی کیا حقیقت ہے۔ پس یا رسول اللہ کیا اس کے بعد بھی کسی معاہدہ کا سوال رہ جاتا ہے۔ اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمندر کی طرف بڑھ رہے تھے اس نے سمندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ یا رسول اللہ آپ ہمیں حکم دیجئے۔ ہم ابھی اس میں گھوڑے ڈالنے کے لئے تیار ہیں اور اگر لڑائی پیش آئی تو یا رسول اللہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۴ء)

بقیہ : ص۳ سے آگے

ایک منصب عطا کر رکھا ہے اور اگر تم اس کے شکر گذار ہو گے تو کل کو تم ترقی کر کے اپنی موجودہ حکومت سے بہتر حکومت کے وارث بن سکتے ہو الغرض حقوق اور ذمہ داریوں کا یہ لطیف مرکب انسان کے لئے ایک بشارت بھی ہے اور انذار بھی۔ بشارت اس لئے کہ ہر حکومت خدا کا ایک انعام ہے۔ اور انذار اس لئے کہ ہر حکومت کے ساتھ کچھ ذمہ داریاں بھی وابستہ ہوتی ہیں۔ پس سچا صاحب ایمان وہ ہے جو بشارت کے پہلو پر شکر گذار ہوتا اور ذمہ داری کے پہلو کی طرف سے ہمیشہ چوکس و ہوشیار رہتا ہے۔ کہ اسی میں اس کی ترقی کا اصلی راز ہے۔

بقیہ : ص۴ سے آگے

نہیں ہو جاتا۔ ان سے پوچھا گیا کہ وہ رابین پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرا زیادہ تو بھروسہ تو امریکی انتظامیہ پر ہے میں صدر بش پر بھروسہ کرتا ہوں اور سیکرٹری آف سٹیٹ بیکر پر جنہوں نے مشرق وسطیٰ میں قیام امن کا عمل شروع کیا۔

بقیہ : ص۵ سے آگے

میں گذارے اور پھر لندن حضور کے ساتھ دن رات کام کر کے تو بہت اونچا مقام حاصل کر لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ انکو اپنے پاس بھی اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی صبر عطا کرے۔

بقیہ : ص۶ سے آگے

کتے پالتے ہیں۔ عرس اور میلوں وغیرہ کے مواقع پر ان کتوں کو لڑایا اور دوڑایا جاتا ہے اور ہزار ہا روپیہ کی شرطیں لگائی جاتی ہیں۔ جس کا کتا جیت جائے وہ لاکھوں میں کھیلنے لگتا ہے اور جو ہار جاتا ہے وہ اپنے کتے کو کوستا ہے اور محنت کے اکارت جانے پر کف افسوس ملتا ہے۔

کتوں سے جاسوسی اور سراغرسانی کا کام بھی لیا جاتا ہے۔ یہ کام ترقی یافتہ ممالک خصوصاً یورپ میں بعض حکومتوں کے سراغرسانی کے محکمے کرتے ہیں۔ گویا بڑے بڑے مجرم اس ذریعہ سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ ماہرین حیوانات اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کتے کو دوسرے جانوروں کی نسبت قوت شامہ (سونگھنے کی طاقت) زیادہ عطا کی ہے۔ الغرض کتا ایک وفادار اور مفید جانور ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ فوج اور سیاستدان آپس میں نہیں لڑیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے چیف آف آرمی سٹاف کو تاکید کی ہے کہ زمینوں پر سے وڈیروں کے قبضے ختم کرائیں۔ انہوں نے کہا کہ مارشل لاء کی باتیں نہ کریں۔ یہ لفظ غیر آئینی ہے۔ مارشل لاء لگنے کا کوئی امکان نہیں ملک کی بقاء اور فلاح کی باتیں کریں۔ ایسی باتیں نہ کریں جس سے فوج کی بدنامی ہو۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر نے ایم کیو ایم کے گیارہ اراکین قومی اسمبلی کے استعفے منظور کر لئے ہیں۔ ایک رکن اور وفاقی وزیر اسلام نبی نے اپنے استعفٰی کی تصدیق یا تردید نہیں کی۔ انکی طرف سے پیغام ملا ہے کہ وہ الطاف حسین سے ملاقات کے لئے لندن جا رہے ہیں۔

○ فوج کے ترجمان نے کہا ہے کہ فوج کسی کے دباؤ میں نہیں آئے گی

○ ایم کیو ایم کے قائد مسٹر الطاف حسین نے الزام لگایا ہے کہ سندھ آپریشن میں ان کے کئی کارکن ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ معمولی باتوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے لندن میں ایم کیو ایم کے ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے یہ باتیں کہیں۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بہاریوں کو پاکستان میں بسانے سے سندھو دیش اور جناح پور کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ میں کنفیوز ہوں کہ سندھ میں کیا ہو رہا ہے۔ پیپلز پارٹی کے ۵ ہزار کارکن گرفتار ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گرد کسی بھی پارٹی کے ہوں ان کا محاسبہ کیا جائے۔

○ اتوار کی رات قانون نافذ کرنے والے اداروں سے ٹنڈو آدم کے قریب ڈاکوؤں کے تصادم کے دوران ۳ ڈاکو ہلاک ہو گئے۔ مقابلہ نصف گھنٹہ جاری رہا۔ ان ڈاکوؤں کے سر کی قیمت ۱۰ سے ۱۲ لاکھ روپے مقرر تھی۔

○ کابل میں امریکی سفارت خانے کو راکٹوں سے تباہ کر دیا گیا۔

○ فوجی ذرائع نے کہا ہے کہ سندھ میں حالات بہتر ہونے میں وقت لگے گا اور امکان ہے کہ فوجی آپریشن موسم سرما میں بھی جاری رہے گا۔

○ کراچی میں اب تک ۲۷۳ آہنی گیٹ توڑے جا چکے ہیں۔ شہر کی بند گلیاں کھل گئی ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ملک میں متناسب نمائندگی کا طریق انتخاب رائج کرنے کی حمایت کر دی ہے۔

○ راولپنڈی کے نزدیک کلر سیداں کے علاقے میں بس پہاڑیوں سے ٹکرا جانے سے ۱۵ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ ایم کیو ایم کے ایم این اے کنور خالد یونس نے اسلام آباد میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے "مجھے بچا لیں ورنہ پولیس جان سے مار ڈالے گی" انہوں نے کہا کہ ٹارچر سیلوں کی کوئی حقیقت نہیں۔ سچ جلد ظاہر ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پولیس نے مجھ پر بے پناہ تشدد کیا ہے۔ میرا ہاتھ اور ٹانگ ناکارہ ہو چکی ہے۔ وہ پولیس کی حفاظت میں قومی اسمبلی کے سپیکر سے ملنے آئے تھے۔

○ ملک بھر کی سیاسی جماعتوں کی اکثریت متناسب نمائندگی کے نظام کی حامی ہے کیونکہ موجودہ نظام بدعنوانیوں دھاندلیوں اور ڈرگ مافیا کے ہاتھوں اپنی افادیت کھو چکا ہے۔ نوابزادہ نصر اللہ نے کہا کہ اس نظام سے سیاسی محرومی ختم ہو گی اور سیاسی جماعتوں کو استحکام ملے گا۔

○ سندھ میں سنگین جرائم میں ملوث بڑی مچھلیوں کے خلاف آپریشن کا دوسرا مرحلہ جلد شروع کیا جائے گا۔ ایک صوبائی وزیر اور ضلع سکھر سے تعلق رکھنے والے مشیر کی سرگرمیاں خطرناک ہیں کئی ڈاکو ہالا سے تعلق رکھنے والے سینیٹر کے چہیتے ہیں۔ لاڑکانہ سے تعلق رکھنے والے سابق وزیر اعلیٰ پتھاریداروں میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔

○ پنوں عاقل میں مسجد پر ڈاکوؤں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے ۸ نمازیوں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا۔ ڈاکوؤں نے درگاہ باچ جی شریف کے گدی نشین اور ان کے بیٹے سمیت ۲۹ افراد کو اغوا کر لیا۔ واردات کے خلاف علاقے میں مکمل ہڑتال کی گئی۔

اشیاء کی خرید و فروخت

اگر آپ نے کوئی چیز خریدنی ہو یا فروخت کرنی ہو تو ہماری خدمات حاصل کریں۔

(۱) ٹیبل ٹینس ۷×۱۲ (۲) ریگولیٹر ۲ عدد (۳) کوکنگ رینج (سنگر) (۴) سوئی گیس چولہا + ہیٹر (۵) ڈیپ فریزر ۲ عدد (۶) ریسی سائیکل (۷) A.C جنرل ائیر کنڈیشنر (۸) فریج ۲ عدد (۹) ٹیپ ریکارڈر (سلا کاؤ) (۱۰) صوفہ سیٹ دو عدد (۱۱) ڈائننگ ٹیبل سیٹ ۲ عدد (۱۲) ائیر کولر۔ ۱۳۔ سنگھار میز ۲ عدد۔

ملک شاہد حسین اعوان۔ پاک لیفٹر ٹریڈرز اینڈ نیلام گھر
اقصیٰ چوک ربوہ

حب مفید اٹھراء

چھوٹی شیشی ۱۶ روپے، بڑی شیشی ۴۸ روپے

اکسیر اولاد نرینہ (کورس)

مکمل کورس -/۱۵۰ روپے

زدجام عشق خاص

چار صد اسی (۴۸۰) روپے

ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون: ۶۰۶ / ۷۷۱

لندن جانے والے احباب کیلئے خوشخبری

air masters

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی لندن جانے والوں کیلئے رعایتی ٹکٹ کا انتظام کیا گیا ہے۔ جن احباب نے ویزا حاصل کر لیا ہو وہ فوری طور پر رابطہ قائم فرمائیں۔

میسرز ایئر ماسٹرز ایمپریس ہاؤس
۲۸۔ ایمپریس روڈ۔ نزد ریلوے ہیڈ کوارٹرز۔ لاہور

منیجر: سید ظہیر احمد شاہ
فون نمبر ۳۶۶۱۵۱ - ۲۱۲۸۶۱ - ۴۲

ربوہ اور گردونواح کے احباب کی سہولت کیلئے ۱۰-۱۱ اور ۱۲۔ جولائی ۱۹۹۲ء کو ۱۶/۴۶ دار الرحمت وسطی ربوہ (بر مکان سید محمد یونس شاہ صاحب) فون نمبر ۶۳۹، ٹکٹوں کی بکنگ کا انتظام ہوگا۔

TRAVELLING TO LONDON

TROUBLE FREE ARRANGEMENTS, GROUP TRAVEL FACILITIES, AND INDIVIDUAL CARE. WE DON'T CLAIM! WE HAVE DONE IT BEFORE. WE ARE DOING IT AGAIN.
FOR DETAILS & BOOKING CONTACT : **Mr.Latif-ur-Rehman** BY 10th JULY 92.

ROOMI TRAVELS (PVT) LIMITED

6.7 HOTEL MID EAST, DR. DAUD POTA ROAD,
CANTT. STATION KARACHI 75530
PHONES: 515161 - 515209 - 521377 - 529624

IATA — GOVT. LICENCE NO 1329

پتہ